ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر
پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے رازہائے پنہاں اور
عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے
اور بعدہٗ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ
پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور
نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوّت علیٰ صاحبہا التحیہ سے
کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ
حضرت مولینا محمّد فاضل رحمہ اللہ

دار المعارف
اردو بازار، لاہور

کتاب : پاگلوں کی کہانی
مصنف : حضرت مولینا محمد فاضلؒ
ناشر: دارالمعارف اُردو بازار لاہور
پرنٹرز : زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
اشاعت : 2001ء
قیمت : 50-00 روپے

پھر ایک ایسا مقام بھی آتا ہے کہ بریلوی نماز پڑھتے وقت عورتوں کے اندام نہانی برہنہ کرکے ان کو سامنے بٹھاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں احتلام تو آنا ہے مگر اعلحضرت فرماتے ہیں کہ اس احتلام سے نماز میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

عورتوں کو سامنے بٹھا کر اور وہ بھی مقام مخصوص اور ممنوع کو برہنہ کرکے بریلویوں کی نماز کی کیفیت کوئی ان پر الزام نہیں لگا رہا بلکہ ان کے اعلحضرت خود بیان کرتے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ کتاب الطہارہ کھولیئے اور مجدد صاحب کا جدید فتویٰ ملاحظہ فرمائیے فرماتے ہیں۔ نمازی اپنی نماز میں اپنی یا بیگانی عورت کے فرج کے اندر کی طرف نظر کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ ص۶۷)

مجھے تو اعلحضرت کی اس لطف اندوزی پر تبصرہ کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہو رہی ہے مگر کیا کروں ان اپنے منہ میاں مٹھو بننے والوں کو یہ بتائے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں جو شب و روز علمائے دیو بند پر الزام تراشیوں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ جو صورت اعلحضرت نے تحریر فرمائی ہے کیا یہ اتفاقیہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسی صورتیں بڑے اہتمام سے بنائی جائیں تب بنتی ہیں

یعنی عورت کو اس صورت کے لئے تیار کرکے سامنے بٹھایا جائے اور

تو سامنے ہو میں سجدہ کر دوں تب لطف ہے سجدہ کرنیکا
تو اور کہیں میں اور کہیں تیرے نام کا سجدہ کون کرے

ایسی صورت میں نو آموز اور ناپختہ کار بریلویوں کو احتلام آجانا قرین قیاس ہے۔

بریلوی مذہب میں خدا شادی شدہ ہے

عیسائیوں کا عقیدہ ہے حضرت مریم طاہرہ وطیبہ علیہا الصلوٰۃ اللہ کی بیوی ہیں اور اسی طرح مشرکین مکہ کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ مگر بیوی کا تعین ان سے منقول نہیں بریلویوں نے اس مشکل کو حل کر دیا اور اللہ کے لئے العیاذ باللہ بیویوں کا تعین بھی کر دیا چنانچہ احمد رضا فرماتے ہیں۔

حضرت موسیٰ سہاگ مشہور بزرگ گذرے ہیں ــــــــ میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار شدید قحط پڑا۔ بادشاہ، قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعاء کے لئے گئے آپ انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی آہ و زاری حد سے گذری تو ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر فرمایا مینہہ بھیجئے یا اپنا سہاگ واپس لیجئے۔ سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امڈیں اور جل تھل ہوگیا۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۸۰)

احمد رضا کتنی شرمناک بات کہہ گئے یعنی اللہ کے لئے اس زنانہ صفت بزرگ کو بیوی ثابت کردیا۔ احمد رضا کے دل میں اگر ذرہ برابر بھی خدا تعالیٰ کا خوف اور قرآن کریم پر ایمان کی معمولی رمق بھی ہوتی تو اس بزرگ کو اللہ کی بیوی اور سہاگن ہرگز نہ بناتے اور اس بزرگ کے اس جملہ " اپنا سہاگ واپس لیجئے۔ پر نکیر کرتے یا کوئی اچھی سی تاویل کرتے؟

جس سے بزرگ مذکور کا مطلب بھی اسلامی ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اہانت سے بھی بچ جاتے مگر کیا کیا؟

اسے بھی ملاحظہ فرمالیجئے فرماتے ہیں کہ:

حضرت موسیٰ سہاگ ایک دفعہ نماز جمعہ کے وقت بازار میں جارہے تھے۔ ادھر سے قاضی شہر کو جامع مسجد کو جاتے تھے۔ انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے، مردانہ لباس پہنیئے اور نماز کو چلئے، اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا، چوڑیاں زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لئے۔ خطبہ سنا جب نماز قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی۔ اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی، فرمایا، اللہ اکبر، میرا خاوند حی لایموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک سرخ جوڑا اور وہی چوڑیاں۔ (ملفوظات احمد رضا جلد ۲ صفحہ ۸۱)

لیجئے بجائے تاویل و تردید کرنے کے الٹا خدا کی بیوی ہونے پر ایک جھوٹا قصہ بھی بیان کردیا آخر اس من گھڑت اور جھوٹی کہانی سے احمد رضا کا مطلب کیا ہے؟

ظاہر ہے کہ احمد رضا کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بھی بیو یاں ہیں اور اس قصہ کو قرآنی آیت سمجھ کر بیان کر رہے ہیں تاکہ وہ ان کے مدعیٰ کی دلیل ہو جائے اس کے علاوہ اور مطلب بھی کیا ہو سکتا ہے الامان الحفیظ۔ بریلوی مذہب سے سو بار الامان۔

بریلوی مذہب میں مصیبت کے وقت یااللہ کہنا شیطانی وسوسہ ہے

احمد رضا ملفوظات میں ایک جھوٹی اور من گھڑت کہانی کا سہارا لیتے ہوئے اولیائے کرام کو مصیبت کے وقت پکارنے اور ندائے غیر اللہ کے جواز میں فرماتے ہیں کہ:

سید جنید بغدادی ایک روز دریائے دجلہ پر تشریف لائے اور یااللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی طرح چلنے لگے ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی لیکن کشتی نہ تھی اس لیے اس نے حضرت سے عرض کی میں کس طرح پار آؤں۔ فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔ اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یااللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یااللہ کیوں نہ کہوں اس نے یااللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا۔ (ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص۱۱)

یہ بھی اعلیٰحضرت کا جھوٹ ہے اور پھر دلیری اور سینہ زوری دیکھئے کہ خدا کو پکارنے پر شیطان لعین کا وسوسہ کہہ رہے ہیں یہ ہے بریلوی تعلیم کا خلاصہ یہ لوگ اسی لئے غیروں کو پکارتے اور ان سے مصیبت کے وقت امداد مانگتے ہیں کیونکہ خدا سے مانگنے اور اسے مصیبت کے وقت پکارنے کو شیطان لعین کے وساوس اور دھوکوں سے ایک وسوسہ اور دھوکہ تصور کرتے ہیں۔ ؎

تجھے غیروں سے امیدیں خدا سے ناامیدی مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

بریلویوں کا عقیدہ کہ مرید خدا کو چھوڑ کر اپنے پیر سے مانگے

بریلوی مذہب کے زعیم مفتی احمد یار لکھتے ہیں کہ اس عبارت میں حسب ذیل فائدے ہیں۔